انوار شریعت
سنی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل ــــ تا ــــ ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ——— سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ——— ایک ہزار

ناشر ——— سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ——— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ——— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ——— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

ؒ هذا هو الحق الذی لا محیص عنه
فقیر عبدالرحمٰن امام مسجد ایبٹ آباد

ؒ المجیب مصیب ارشدٌ فیه
فقیر مہر عالم ساکن مہیر ضلع ہزارہ

ؒ فی صحة هذا الجواب اتفاق فلیس لاحد فیه شقاق
محمد یار خطیب و مفتی مسجد طلائی لاہور

هذا الجواب عاین الصواب مطابق
سنت والکتاب
قاضی محمد عبدالغفور عفی عنه
مقیم ڈمٹینڈہ بقلمہٖ

ؒ ذٰلك كذٰلك
عبدالحافظ خدابخش فتحپوری بقلمہٖ

ؒ الجواب صحیح
نقیر محمد عبدالسلام عفی عنہ سکنہ رپوری

ؒ خاکسار محمد اسمٰعیل موضع ڈھیری

ؒ محمد عالم امام گمٹی بازار لاہور

ؒ میر عالم ضلع ہزارہ

ؒ المجیب مصیب
فضل حق از قاضیاں

الجواب صحیح کما فی الشامی فی اسباب الکفو ولو تزوجت هاشمی قریشیا غیر هاشمی لم یرد عقده وان تزوجت عربیا غیر قریشی لهم رده کتزوج فی العربیه عجمیا

سوال:- تقلید کے کیا معنے؟ کیونکہ مولوی ثناء اللہ غیر مقلد امرتسری ہمیشہ ہر ایک مباحثہ مناظرہ میں جہاں کہیں تقلید کی بابت بحث ہوتی ہے پہلے یہی سوال مناظر غیر مقلد کر دیتا ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ اس کے ضرور معنی بیان کریں۔

السائل قطب الدین

جواب:- تقلید بمعنی اتباع یعنی ایسے شخص کا پیرو ہونا کہ جسکو قوت اجتہاد و استنباط کی ہو۔ اور اسکے اتقاء و پرہیزگاری پر پورا پورا اعتماد ہو۔ پس ایسے شخص کے قول کو بلا دلیل مان لینے کا نام تقلید ہے۔ چنانچہ کتاب عقد الفرید و استحسان الحق...

ملہ:- شرح مختصر منار حسامی مع نامی حاشیہ باب متابعۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ میں نیز با ینطور لکھا ہے کہ تقلید بمعنی اتباع کے ہیں وہو ہذا التقلید اتباع الرجل غیرہ فیما سمعہ یقول او فی فعلہ علی زعم انہ محقق بلا نظر فی الدلیل۔ اور ایسی تقلید سے انکار کرنے والا قابل قتل ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح میں سے صاف ظاہر ہوتا ہے من قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جمعتکم فاقتلوہ رواہ مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۸۔ اور کتاب صراط مستقیم تالیف اسمٰعیل پیشوا غیر مقلدین صفحہ ۸۷ میں لکھا ہے کہ دیا عمال اتباع مذاہب اربعہ کے رائج اور تمام اہل اسلام امت بہتر و خوب است۔
خادم لعبۃ عفا عنہ

صفحہ ۱۰ میں بایں طور مذکور ہے۔ التَّقْلِيدُ قَبُولُ قَوْلِ الْغَيْرِ بِأَنْ يَعْتَقِدَهُ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةِ دَلِيلِهِ فَأَمَّا مَعَ مَعْرِفَةِ دَلِيلِهِ فَلَا يَكُونُ إِلَّا لِلْمُجْتَهِدِ لِتَوَقُّفِ مَعْرِفَةِ الدَّلِيلِ عَلَى مَعْرِفَةِ سَلَامَتِهِ مِنَ الْمُتَعَارِضِ بِنَاءً عَلَى وُجُوبِ الْبَحْثِ وَيَجِبُ التَّقْلِيدُ عَلَى مَنْ لَمْ يَبْلُغْ رُتْبَةَ الْاِجْتِهَادِ الْمُطْلَقِ عَامِيًّا مَحْضًا أَوْ غَيْرَهُ لِقَدْرِ الْحَاجَةِ۔ یعنی تقلید تسلیم کر لینا غیر کے قول کو اس طور پر کہ اسکے حق ہونے کا اعتقاد کرنا بلا دلیل پہچاننے کے لیکن ساتھ دلیل کے اس مسئلہ کو پہچاننا سوائے مجتہد کے کسی اور کو حاصل نہیں کیونکہ دلیل کا معلوم کرنا اس بات پر موقوف ہے کہ وہ دلیل کسی متعارض سے سالم ہو اور بنا اسکی وجوب بحث متعارض پر ہے۔ اور جو شخص درجہ اجتہاد کو مطلق نہیں پہنچا اس پر تقلید واجب ہے۔ (محض جاہل ہو یا مولوی وغیرہ) اور شرح مسلم الثبوت صفحہ ۶۲۴ بایں طور تقلید کے معنے لکھے ہیں۔ اَلتَّقْلِيدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ حُجَّةٍ مُتَعَلِّقٌ بِالْعَمَلِ وَالْمُرَادُ بِالْحُجَّةِ حُجَّةٌ مِنَ الْحُجَجِ الْأَرْبَعِ وَإِلَّا فَقَوْلُ الْمُجْتَهِدِ دَلِيلُهُ وَحُجَّتُهُ كَأَخْذِ الْعَامِّيِّ مِنَ الْمُجْتَهِدِ وَالْمُجْتَهِدِ عَنْ مِثْلِهِ فَالرُّجُوعُ إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ أَوْ إِلَى الْإِجْمَاعِ لَيْسَ مِنْهُ اور اسکے معنے علمائے دین نے اسطرح پر کئے ہیں۔ یعنی تقلید کہتے ہیں عمل کرنا غیر کے قول پر (اور غیر سے مقصود مجتہد ہے) بغیر دلیل کے۔ (یعنی بغیر وقوف کے دلیل پر) اور من غیر حجۃ متعلق عمل سے ہے۔ یعنی عمل اس قول پر بے معرفت دلیل ہو) اور حجت سے مقصود کوئی ادلہ اربعہ سے ہے۔ ورنہ مجتہد کا قول مقلد کے لئے دلیل و حجت ہے۔ جیسے پوچھ لینا عامی کا (یعنی غیر مجتہد کا) مجتہد سے اور مجتہد کا مجتہد سے اور رجوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یا اجماع کی طرف تقلید نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو رجوع کی طرف دلیل کے کیا گیا پس ان ہر دو عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ اتباع مجتہد کرنے کے تقلید کہتے ہیں۔ اور مجتہد سے دلیل طلب کرنی کچھ ضروری نہیں۔ اور مجتہد سے غیر مجتہد کو سوال کرنے کا حکم بنص قطعی ثابت ہوا ہے۔ وھو ہذا۔ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ اہل ذکر سے مراد مجتہد ہیں۔ اور مجتہد کو ضروری ہے کہ اپنے مقلد پر اس مسئلہ کی دلیل ظاہر کرے۔ اور مقلد کو یقین ہے کہ یہ مجتہد جسکی میں پیروی کرتا ہوں اسکا استدلال ادلہ اربعہ سے ہی ہے۔ اور جو کچھ اس نے نکالا ہے شرع سے نکالا ہے۔ اسلئے مقلد کا عمل بھی بلا دلیل نہ ہوا اور اسکے علاوہ شرح مسلم الثبوت مطبع لکھنؤ صفحہ ۶۲۶ میں لکھا ہے کہ غیر مجتہد کو اگرچہ عالم ہو ضروری تقلید کرنی چاہئے وھو ہذا غَيْرُ الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ وَلَوْ كَانَ عَالِمًا يَلْزَمُهُ تَقْلِيدُ الْمُجْتَهِدِ یعنی غیر مجتہد مطلق اگرچہ عالم ہو اسکو بھی کسی مجتہد کی تقلید ضروری ہے۔ اور شرح عین العلم صفحہ ۲۳۷ میں مقلد کو بایں طور حکم فرماتے ہیں فَلَوِ الْتَزَمَ أَحَدٌ مَذْهَبًا كَأَبِي حَنِيفَةَ أَوِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يُقَلِّدُ غَيْرَهُ فِي مَسْأَلَةٍ مِنْ الخ یعنی اگر لازم کر لیا کسی آدمی نے ایک مذہب کو امام ابو حنیفہ کا ہو یا شافعی کا ہو پس لازم ہے اسکو ہمیشہ اسی مذہب پر چلتے رہنا [illegible] مجتہد کی الخ اور باقی ذکر انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] غیر مقلد [illegible] کے رسالے میں بجواز تقلید ہے اسکے جواب میں مفصل بحث کی جاوے گی فقط

المجیب فقیر محمد نظام الدین ملتانی عفا اللہ عنہ وزیرآبادی (جامع الفتاوی جلد ہشتم تمام شد)